عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

پندرہ روزہ

1 دسمبر تا 15 دسمبر

2022

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز
تربیہ
پندرہ روزہ

1 دسمبر تا 15 دسمبر 2022 جمادی الاول 1444ھ
A fortnightly e-Mag for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم و تربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیرِ شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

گھر کا ماحول سیکھنے والا کیسے بنائیں؟

گھر کے ماحول کو مجموعی طور پر بچوں کے لیے دوستانہ بنانا ضروری ہے۔ اس بات کو یاد رکھیے اور اب اپنے گھر کا جائزہ لیجیے کہ آپ کے بچوں کو اپنے گھر میں خود کام کرنے میں کہاں کہاں دِقت پیش آتی ہے۔ کن اشیاء کو اٹھانے اور رکھنے کے لیے بچوں کو بڑوں کی محتاجی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کن کاموں کو بچے تھوڑی سی مشقت اور نگرانی سے خود کر سکتے ہیں۔ بچوں کو ان دونوں پہلوؤں سے مواقع فراہم کیجیے، آپ کے بچے تیزی سے سیکھنے لگیں گے۔ اس حوالے سے چند بنیادی اقدامات درج ذیل ہیں:

1۔ بچوں کو فطرت سے تعلق جوڑنے کا موقع دیجیے۔ اس کے لیے گھر میں چند گملے ،پودے فراہم کیجیے جہاں بچے مٹی ،گھاس ،پودوں کا مشاہدہ کر سکیں۔

2۔ بچوں کو دن کے مختلف اوقات میں چھت پر لے جائیں، کبھی صبح سویرے ،کبھی شام کو اور کبھی رات کو لے جائیں۔ وہاں انھیں آسمان کی جانب متوجہ کریں، اس کے بدلتے رنگ دکھائیں، صبح سویرے رات کی سیاہی سے دن کی روشنی نکلتے دکھائیں، طلوعِ آفتاب کا منظر دکھائیں۔ دن میں صاف شفاف نیلا آسمان اور اس پر اُڑتے پرندے ، موسم کا انداز ، شام کے اوقات میں شفق کی سُرخی اور غروبِ آفتاب کا منظر ، رات کو سیاہ آسمان اس پر چمکتے چاند تارے کا مشاہدہ کروائیں۔ ان تمام چیزوں کے نام بتائیں۔

3۔ باورچی خانے میں بچوں کے لیے چھوٹے سائز کے چمچ ،پلیٹ اور کپ فراہم کیجیے۔ انھیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائیے، لیکن خود کھانے دیجیے۔

4۔ غسل خانے میں بچوں کے سائز کی اشیاء رکھیے مثلاً بیسن تک پہنچنے کے لیے چھوٹا اسٹول، چھوٹا ٹوتھ برش، وغیرہ، تولیہ بچے کی پہنچ میں ہو۔ اسی طرح ممکن ہو تو کموڈ یا ڈبلیو سی کے ساتھ دیوار پر سہارے کے لیے ہینڈل نصب کروا دیجیے۔

5۔ اسی طرح اپنے کپڑے ٹانگنے کے لیے بچوں کے قد کی مناسبت سے کھونٹیاں دیوار پر یا دروازے کے عقب میں لگائی جائیں۔

6۔ بچوں کے لیے ایک شیلف، دراز یا ان کی ذاتی جگہ کا بندوبست کیجیے۔ انھیں بتائیے کہ ان کی ملکیت چیزیں کون کون سی ہیں اور انھیں اپنے دراز یا شیلف میں چیزیں ترتیب سے رکھنے میں مدد کیجیے۔ دراز یا شیلف کی بلندی اور سائز بچوں کی مناسبت سے ہونا چاہیے۔

7۔ بچوں کے پڑھنے کی جگہ مخصوص ہو۔ ان کی کتابوں کی جگہ بھی مختص ہو ۔ ممکن ہو تو بچوں کو چند کلر فُل کتابیں گفٹ کریں۔

8۔ کسی کمرے کے ایک کونے میں کوئی دری یا میٹ وغیرہ بچھا دیجیے، جہاں بچے اپنی اشیاء پھیلا سکیں اور اپنی مرضی کا کھیل کھیل سکیں۔

9۔ ممکن ہوتو گھر میں کوئی ایک یا چند گھریلو جانور رکھیں، جن سے بچے جانوروں کا خیال رکھنا سیکھ سکیں۔

10۔ گھر کی تمام چیزیں ترتیب کے ساتھ ان کی مختص جگہ پر رکھیں، چیزیں صاف ستھری ہوں۔ بچوں کو ان چیزوں کی جگہ بتاتے رہیں، اس طرح بچوں کو گھر کے ماحول میں نظم وضبط اور صفائی ستھرائی دکھائی دے گی، جسے وہ نظروں کے ذریعے ذہن میں اتار سکیں گے۔

11۔ گھر کے ماحول میں کسی بھی قسم کا خوف نہ ہو۔

12۔ چھوٹے بچوں کو رنگین کتابیں پکڑائیے، انگلی رکھ کر چیزوں اور رنگوں کے نام بتائیے، رنگ بھرنے والی کتب ، خالی کاغذ، موٹی کلر، بلڈنگ بلاکس، گیندیں اور اسی قسم کی چند دوسری اشیاء بھی فراہم کریں، اور بچوں کو اپنی مرضی سے رنگ بھرنے اور ڈرائنگ کرنے کے مواقع دیں۔

13۔ کتابوں سے محبت کا احساس دلائیں

علی حسین
سینیئر مینیجر
مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

القرآن

فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی
(سورۃ الاعلیٰ ۔ 14)

الحدیث

”رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ مسلمانوں میں افضل کون ہے ؟ آپ نے جواب دیا : جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں“
(صحیح بخاری)

سوچیے اور فیصلہ کیجیے

یہ بات ہے انیسویں صدی کے اختتام کی جب جنگ عظیم اول کا آغاز ہونے جارہا تھا۔ جس وقت نو آبادیات کی شروعات ہو رہی تھی۔ سامراجی طاقتیں قبضہ کرنے کی منصوبہ بندی اور اہم فیصلے کرنے جارہی تھیں۔ اسلحہ کی فراہمی، وسائل پر قبضہ، اپنی قوم کو سہولیات اور آسائشات کی فراہمی ، اسی کے ساتھ دوسری اقوام کی جاسوسی ، انہیں معاشی، معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے کمزور کرنا اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان کو تہذیب و ثقافت کے اعتبار سے بھی تباہ کرنا ان کے اہم اہداف تھے تاکہ جب جارحیت ہو تو قوم اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہو۔ مغرب کے ماہرین نے خوب سوچ سمجھ کر اس کام کی منصوبہ بندی کی۔انھوں نے نوآبادیات کے ذہین افراد کو سائنس ، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور میڈیکل کی جانب ترغیب دی ، سہولیات ، آسائشات اور مالی فوائد سے نوازا گیا۔ اعلیٰ مناصب دیے ، معاشرے میں عزت اور احترام دیا اور نو آبادیات میں یہ تاثر عام کیا کہ قابلیت کا مطلب سائنس، ٹیکنالوجی ، انجینئرنگ اور میڈیکل ہے۔

دوسری جانب ،عمرانی علوم کو حکمرانوں کے علوم کہا جاتا ہے ، جن سے معاشرے کی قیادت تیار ہوتی ہے ، معاشرتی فہم ملتا ہے، انفرادی اور اجتماعی معاملات کا حل ملتا ہے، ، معاشی ، معاشرتی ، سیاسی ، دینی اور قانونی امور کو استحکام ملتا ہے۔اگر یہ بات کہی جائے کہ عمرانی علوم کے بغیر افراد کا ہجوم تو ہو سکتا ہے قوم نہیں بن سکتی تو یہ بات غلط نہیں ہوگی۔ اس بات کے پیش نظر ان نو آبادیات کے حکمرانوں نے ان علوم کو صرف اپنے لیے مخصوص کرلیا اور عوام میں اسے تیسرے اور چوتھے درجے کی تعلیم بنا کر پیش کیا۔

اس سارے عمل میں جو نسل تیار ہوئی اس کے ذہین اور قابل افراد سائنس اور ٹیکنالوجی کی جانب چلے گئے اور انتہائی قلیل تعداد قانون ، سول سروسز اورفوج کے اعلیٰ عہدوں کی طرف گئی ، اس ساری نسل کا جو مزاج بنا اس میں سوشل سائنسز کی کوئی اہمیت نہیں تھی اور واقعتاً اسے تیسرے اور چوتھے درجے کی تعلیم سمجھا جانے لگا۔

اب ایسے ماحول میں جہاں ہم موجود ہیں ایک جانب تو ایک بڑی تعداد ان طلبہ و طالبات کی ہے جو گزشتہ دو دہائیوں سے معروف شعبہ جات کی مقبولیت سے مغلوب ہو کر اسی کو اختیار کیے جارہے ہیں تو دوسری تعداد ان طلبہ و طالبات کی ہے جو حادثاتی طور پر سماجی علوم کے کسی نہ کسی شعبے کو اختیار کیے ہوئے ہیں لیکن انہیں اس شعبے سے کسی قسم کا شغف، دلچسپی نہیں ہے یا وہ اس شعبے کی اہمیت سے آگاہ نہیں ہیں۔ ایسے میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ان علوم کے حوالے سے بھی والدین اور اساتذہ کو مکمل آگاہی ہونی چاہیے اور پھر طلبہ و طالبات کو اس حوالے سے بھرپور معلومات دینی چاہیے تاکہ ہمارے معاشرے میں بھی استحکام کی کیفیت پیدا ہو سکے ۔

اس حوالے سے قارئین کے لیے ان علوم کی معلومات پر مبنی تحریر آئندہ کے شماروں میں شامل کی جائے گی ۔ امید ہے والدین اور مستقبل کے معماروں کو اس کے نتیجے میں فوائد حاصل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ملک و ملت کی بہتری کے لیے ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے اور اسے توشہء آخرت بنائے۔

آمین

سید مزمل شاہ

کو آرڈینیٹر کیمپس۔

بالِ جبریل
علامہ محمد اقبال رح

خرد مندوں سے کیا پوچھوں
کہ میری ابتدا کیا ہے

کہ میں اس فکر میں رہتا ہوں
میری انتہا کیا ہے

خودی کو کر بلند اتنا کہ
ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے
بتا تیری رضا کیا ہے

مقام گفتگو کیا ہے
اگر میں کیمیا گر ہوں

یہی سوز نفس ہے
اور میری کیمیا کیا ہے

نظر آئیں مجھے تقدیر
کی گہرائیاں اس میں

نہ پوچھ اے ہم نشیں
مجھ سے وہ چشم سرمہ سا کیا ہے

اگر ہوتا وہ مجذوب فرنگی
اس زمانے میں

تو اقبالؔ اس کو سمجھاتا
مقام کبریا کیا ہے

نوائے صبح گاہی نے
جگر خوں کر دیا میرا

خدایا جس خطا کی یہ
سزا ہے وہ خطا کیا ہے

سلسلہ ہم سے پوچھیے

سوال

السلام علیکم :

امید ہے کہ خیریت ہو گی۔میرا سوال یہ ہے کہ بچوں کے باہمی تعلقات میں کیسے بہتری پیدا کیا جائے کہ وہ ایک دوسرے کا لحاظ کریں، قربانی دیں، پیار کریں اور اپنی چیزیں شیئر کریں وغیرہ۔

جز اک اللہ خیر

جواب

وعلیکم السلام۔ سوال بھیجنے کا شکر یہ رشتے اور تعلقات اللہ تعالی کی دی گئی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں ۔ اور ان کے لیے محبت ، قدر، ایثار اور قربانی کا جذبہ انسان میں فطری طور پہ ہی موجود ہوتا ہے۔ لیکن جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو والدین اکثر ان کے لڑائی جھگڑوں سے پریشان رہتے ہیں اور انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید بچے آپس میں پیار اور محبت نہیں کرتے۔ حالانکہ چاہے بچوں کا رشتہ آپس میں بہن بھائی کا ہو، کزنز کا ہو یا آپس میں دوست ہوں، وہ پیار تو کرتے ہیں مگر اصل چیز جو سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ جیسے ہر بچے کی شخصیت مختلف ہوتی ہے اسی طرح ہر بچے کا اظہار کا طریقہ بھی مختلف ہوتا ہے ۔ اکثر بچے آپس میں بہت لڑتے ہیں لیکن جب وقت آتا ہے تو ایک دوسرے کے ساتھ بھی وہی کھڑے ہوتے ہیں۔ اس لیے بچپن میں تو یہ لڑائی جھگڑے ہونا بہت ہی عام اور فطری بات ہے بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بچے آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے ہیں اور آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں

چونکہ بعض دفعہ، کچھ وجوہات کی بنا پر، بچے آپس میں اس طرح گھلتے ملتے نہیں ہیں تو والدین کے لیے ان میں آپس میں باہمی محبت اور اتفاق پیدا کرنے کے لیے چند تجاویز درج ذیل ہیں۔

★ بچوں کا آپس میں موازنہ کرنے سے مکمل گریز کریں۔ یہ ان کے آپس کے تعلق میں شدید بگاڑ کا سبب بنتا ہے اور بچے ایک دوسرے کو مدمقابل کے طور پر دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔

★ گھر کے کاموں میں بچوں کو شامل کریں اور کاموں کو ان کے درمیان تقسیم کر دیں۔ مل جل کر کام کرنے اور ایک مشترکہ ہدف حاصل کرنے کی کوشش ان کے آپس کے تعلقات پر مثبت اثر ڈالے گی

★ کسی معاملے میں اگر بچوں کا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو فوری کوئی رد عمل ظاہر نہ کریں۔ بعد میں انہیں ساتھ بٹھا کر معاملہ ڈسکس کیجیے اور ہر بچے کو ان کا مؤقف بتانے کا موقع فراہم کریں۔ جس کی جو غلطی ہو وہ نرمی سے سمجھائیں اور اختتام پر اچھے سے صلح صفائی کروا کے معاملہ ختم کریں۔

★ اگر بچوں کے درمیان نکتہ نظر کا اختلاف ہو تو انہیں دوسروں کے نکتہ نظر کو سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سکھائیں اور بتائیں کہ ایسا ہونا کوئی بری بات نہیں ہے ۔ بعض دفعہ بچوں کے شوق آپس میں مختلف ہوتے ہیں، کوئی کچھ کرنا چاہتا ہے اور کوئی کچھ ۔ تو اس کی وجہ سے بھی اکثر اَن بَن ہو جاتی ہے جس کو حکمت سے حل کیا جا سکتا ہے۔

★ بچوں کا تعلق آپس میں مضبوط ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کے گھر میں یہ اصول ہو کہ استعمال کی جو بھی چیزیں ہوں وہ آپس میں شیئر کریں ۔ اگر ایک چیز ہے تو برابر مقدار میں سب میں تقسیم کریں، استعمال کا وقت مقرر کریں وغیرہ۔

اکثر والدین یہ سمجھتے ہیں کہ الگ الگ چیزیں لے کر دینے سے بچے سکون سے رہیں گے یا جھگڑا نہیں کریں گے تو وہ بہتر ہو گا حالانکہ ایسا کرنے سے ان کے تعلقات پر بہت منفی اثر پڑتا ہے

★ Gadgets سے دور کر کے بچوں کو ترغیب دیں کہ وہ آپس میں باتیں کریں اور دن بھر کی روداد ایک دوسرے کو سنائیں۔

★ رشتوں کی اہمیت کے بارے میں انہیں اکثر بتاتی رہا کریں ، چھوٹے چھوٹے واقعات اور احادیث سنائیں اور یہ باور کروائیں کہ زندگی میں پُر خلوص رشتوں کا ہونا کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔

★ کسی معاملے میں کسی ایک بچے کی طرف داری کرنے سے بھی گریز کریں۔ کچھ بچے پڑھائی یا دیگر کسی چیز میں بہت اچھے ہوتے ہیں تو والدین ان کی زیادہ سنتے ہیں یا ان کی طرف داری زیادہ کرتے ہیں۔ اس سے بھی بچوں کے درمیان مقابلے کی فضا پیدا ہوتی ہے اور آپس کے تعلقات خراب ہوتے ہیں ۔

★ بچے اپنے والدین کو دیگر رشتہ داروں، خاص کر کے اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ جس رویہ سے پیش آتے دیکھتے ہیں اسی کو درست سمجھ کر ویسے ہی کرتے ہیں۔ لہذا والدین کو بھی اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ وہ خود بھی رشتوں کو بھر پور انداز میں نبھائیں۔

تاہم اگر آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ بچوں کے باہمی تعلقات کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے تو دی گئی تجاویز پر عمل کرنے سے ان شاءاللہ بہتری آئے گی اور ان میں محبت اور قربانی کا جذبہ بڑھے گا۔

آمنہ کامران
ڈپٹی مینیجر
مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟
کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟
کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔
آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain
Any unforgettable memory of your school..
Any thing which you like the most about UPSS...
Any article with authentic knowledge Related to
career opportunities, different professions and degrees,
Any word of advice for your juniors
Your achievement , Success stories
And much more...

JOIN OUR GUIDES

Department of
Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write ups at
mcd@usman.edu.pk